



## سوال

فرض اور نفل نمازوں کے اوقات بیان کر دیں۔

## جواب

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

نمازوں کے اوقات

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا (النساء: 103)

بے شک نماز ایمان والوں پر ہمیشہ سے ایسا فرض ہے جس کا وقت مقرر کیا ہوا ہے۔

ظہر کا وقت سورج کے زوال سے شروع ہوتا ہے اور اس وقت تک رہتا ہے جب ہر چیز کا سایہ اس کے قد کے برابر ہو جائے (سوائے زوال کے سائے کے)۔

عصر کا وقت شروع ہوتا ہے جب ہر چیز کا سایہ اس کے قد کے برابر ہو جائے اور سورج کے غروب ہونے تک رہتا ہے۔ عصر کے آخری وقت کے بارے میں مستقول تمام احادیث کو اکٹھا کیا جائے تو یہ سمجھ آتا ہے کہ عصر کا پسندیدہ وقت تب تک رہتا ہے جب ہر چیز کا سایہ اس کے قد کے دوگنا ہو جائے، اور سورج کے زرد ہونے تک نماز عصر پڑھنا جائز ہے، مجبوری اور عذر کی بنا پر نماز عصر سورج غروب ہونے سے پہلے پڑھی جاسکتی ہے۔

- مغرب کا وقت سورج کے مکمل طور پر غروب ہونے سے شروع ہوتا ہے اور آسمان سے سرخی کے غائب ہونے تک رہتا ہے۔
- عشاء کا وقت سرخی کے مکمل طور پر غائب ہونے سے شروع ہوتا ہے اور آدھی رات تک رہتا ہے۔
- فجر کا وقت فجر صادق سے شروع ہوتا ہے اور سورج کے طلوع ہونے تک رہتا ہے۔ فجر صادق سے مراد آسمان پر وہ سفیدی ہے جو چوڑائی میں پھیلتی ہے اور پھیلتی جاتی ہے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جاتا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطَوِيلِهِ، نَأْتِمُ مَحْضَرُ العَصْرِ، وَوَقْتُ العَصْرِ نَأْتِمُ تَضَعُ الشَّمْسُ، وَوَقْتُ صَلَاةِ المَغْرِبِ نَأْتِمُ يَغْيبُ الشَّمْسُ، وَوَقْتُ صَلَاةِ العِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ الأَوْسَطِ، وَوَقْتُ صَلَاةِ الفُجْرِ مِنْ طُلُوعِ المَغْرِبِ نَأْتِمُ تَطْلُعِ الشَّمْسُ، فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَانْصَبْ عَنِ الصَّلَاةِ، فَإِنَّمَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ (صحیح مسلم، المساجد ومواضع الصلاة: 612)

ظہر کا وقت (شروع ہوتا ہے) جب سورج ڈھل جائے اور آدمی کا سایہ اس کے قد کے برابر ہو (جانے تک)، جب تک عصر کا وقت نہیں ہو جاتا (رہتا ہے) اور عصر کا وقت (ہے) جب تک سورج زرد نہ ہو جائے اور مغرب کا وقت (ہے) جب تک سرخی غائب نہ ہو جائے اور عشاء کی نماز کا وقت رات کے پہلے نصف تک ہے اور صبح کی نماز کا وقت طلوع فجر سے اس وقت تک (ہے) جب تک سورج طلوع نہیں ہوتا، جب سورج طلوع ہونے لگے تو نماز سے رک جاؤ کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان نکلتا ہے۔



اوقات نماز سے متعلقہ چند مسائل :

• اگر انسان نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے ایک رکعت پالے تو گویا اس نے نماز کے وقت کو پایا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

مَنْ أَدْرَكَ رُكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ، فَهُدَاؤُكَ الصَّلَاةِ (صحیح البخاری، مواقیات الصلاة: 580)

جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے پوری نماز کو پایا۔

جن اوقات میں نماز پڑھنا منع ہے وہ درج ذیل ہیں :

○ فجر کی نماز کے بعد حتیٰ کہ سورج ایک نیزے کے برابر بلند ہو جائے۔

○ عصر کے بعد حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔

○ جب سورج بالکل درمیان میں ہو۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے سامنے چند پسندیدہ لوگوں نے جن میں سب سے زیادہ پسندیدہ حضرت عمرؓ تھے، یہ بیان کیا کہ نبی ﷺ نے صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک اور نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ (صحیح البخاری، مواقیات الصلاة: 581)

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ تین اوقات ہیں، رسول اللہ ﷺ ہمیں روکتے تھے کہ ہم ان میں نماز پڑھیں یا ان میں اپنے مردوں کو قبروں میں اتاریں : جب سورج چمکتا ہوا طلوع ہو رہا ہو یا تک کہ وہ بلند ہو جائے اور جب دوپہر کو ٹھہرنے والا (سایہ) ٹھہر جاتا ہے حتیٰ کہ سورج (آگے کو) جھک جائے اور جب سورج غروب ہونے کے لئے جھکتا ہے یہاں تک کہ وہ (پوری طرح) غروب ہو جائے۔ (صحیح مسلم، صلاة المسافرين وقصرها: 831)

جو نمازیں مندرجہ بالا ممنوعہ اوقات میں بھی پڑھی جاسکتی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے :

• جمعہ کے دن دوپہر کو جب سورج بالکل درمیان میں ہو نوافل پڑھنے منع نہیں ہیں، بلکہ امام کے آنے سے پہلے پہلے جس قدر ہو سکے نوافل کا اہتمام کرنا چاہیے۔

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا :

لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَتَطَهَّرُ نَا اسْتِطَاعَ مِنْ طَهْرٍ، وَيَدْهِنُ مِنْ دُنْبِهِ، أَوْ يَمْسُ مِنْ طَيْبٍ يَتْبِقُهُ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفْرِقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُنْتُ لَدَهُ، ثُمَّ يَنْصَلِفُ إِذَا تَمَكَّمُ الْإِمَامُ، إِلَّا غَضَرَ لَدَنَا نَهْدُهُ  
وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى (صحیح البخاری، الجمعة: 883)

جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جس قدر ممکن ہو صفائی کر کے تیل لگائے یا لپٹے گھر کی خوشبو لگا کر نماز جمعہ کے لیے نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان تفریق نہ کرے (جو مسجد میں بیٹھے ہوں) پھر جتنی نماز اس کی قسمت میں ہو ادا کرے اور جب امام خطبہ دینے لگے تو خاموش رہے، ایسے شخص کے وہ گناہ جو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ کے درمیان ہوئے ہوں سب بخش دیے جائیں گے۔



- طواف کی دو رکعتیں کسی بھی وقت پڑھی جاسکتی ہیں۔

سیدنا جعیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا تَمْسُوْا اَحَدًا يَطُوْفُ بِهَذَا الْبَيْتِ وَيُصَلِّيْ اَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ. قَالَ الْفَضْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا بَنِي عَبْدِ مَنَاظِبِ، لَا تَمْسُوْا اَحَدًا (سنن أبي داود، المناسك: 1894)

کسی کو منع مت کرو جس وقت بھی کوئی اس گھر کا طواف کرنا چاہے اور نماز پڑھنا چاہے (توپڑھنے دو۔) دن ہو یا رات، خواہ کوئی وقت ہو۔ "فضل بن یعقوب نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے (خطاب کرتے ہوئے فرمایا) "اے بنی عبد مناف! کسی کو منع مت کرو۔"

- فوت شدہ فرضی نمازوں اور سنن رواتب کی قضائی ممنوعہ اوقات میں دینا جائز ہے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص کوئی نماز بھول گیا یا اسے ادا کرنے کے وقت سویا رہ گیا تو اس (نماز) کا کفارہ یہی ہے کہ جب اسے یاد آئے وہ اس نماز کو پڑھے۔" (صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة: 684)

مندرجہ بالا حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب انسان سویا رہ جائے یا بھول جائے تو جب بھی نیند سے بیدار ہو یا جب اسے یاد آئے فوراً نماز ادا کرے، اس حدیث میں نماز کے ممنوعہ اوقات کو مستثنیٰ نہیں کیا گیا، ایسے ہی اگر کسی عذر کی بنا پر سنتیں چھوٹ جائیں تو ان کی قضائی بھی دی جاسکتی ہے۔

سیدنا قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو فجر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھ رہا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "صبح کی نماز دو رکعتیں ہیں۔" تو اس شخص نے جواب دیا کہ میں نے پہلی دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں، جواب پڑھی ہیں۔ تب رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ (سنن أبي داود، أبواب التطوع و رکعات السنة: 1267)

- علماء کا اجماع ہے کہ نماز جنازہ فجر اور عصر کے بعد پڑھایا جاسکتا ہے، لیکن بقیہ تین اوقات میں نماز جنازہ نہیں ادا کی جائے گی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تین اوقات میں جنازہ پڑھنے سے منع کیا ہے۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ تین اوقات ہیں، رسول اللہ ﷺ ہمیں روکتے تھے کہ ہم ان میں نماز پڑھیں یا ان میں اپنے مردوں کو قبروں میں اتاریں: جب سورج چمکتا ہوا طلوع ہو رہا ہو یا تک کہ وہ بلند ہو جائے اور جب دوپہر کو ٹھہرنے والا (سایہ) ٹھہر جاتا ہے حتیٰ کہ سورج (آگے کو) جھک جائے اور جب سورج غروب ہونے کے لئے چمکتا ہے یہاں تک کہ وہ (پوری طرح) غروب ہو جائے۔ (صحیح مسلم، صلاة المسافرین و قصرها: 831)

- ایسی نماز جس کا کوئی سبب ہو، جیسے تہیۃ المسجد، وضو کی دو رکعتیں، سورج گرہن کی نماز وغیرہ، ان کے بارے میں بھی صحیح بات یہی ہے کہ انہیں ممنوعہ اوقات میں ادا کرنا جائز



ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نماز فجر کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”اے بلال! مجھے وہ عمل بتاؤ جو تم نے اسلام لانے کے بعد کیا ہو اور تمہارے ہاں وہ زیادہ امید والا ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے جو تلوں کی آہٹ سنی ہے۔“ حضرت بلالؓ نے عرض کیا: میں نے کوئی عمل ایسا نہیں کیا جو میرے نزدیک زیادہ پر امید ہو، البتہ میں رات اور دن میں جب وضو کرتا ہوں تو اس وضو سے جو نماز میرے مقدر میں ہوتی ہے پڑھ لیتا ہوں۔ (صحیح البخاری، التہجد: 1149)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج اور چاند گرہن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

بُهِمَا آيَاتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ، لَا تُخْفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا حَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتَهُمَا فَافْرَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ (صحیح البخاری، أبواب الكسوف: 1046)

یہ دونوں (سورج اور چاند) اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی کی موت و حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم انہیں باہم حالت دیکھو تو اللہ سے التجا کرتے ہوئے نماز کی طرف آ جاؤ۔

سورج اور چاند ممنومہ اوقات کے وقت میں بھی گرہن ہو سکتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ جب بھی تم سورج یا چاند گرہن دیکھو فوری نماز پڑھو۔

مختصر یہ کہ ممنومہ اوقات میں مطلقاً نوافل پڑھنا جن کا کوئی سبب نہ ہو منع ہیں (جیسے کوئی شخص مسجد میں بیٹھا ہو تو اس کے لیے ان اوقات میں نوافل پڑھنا منع ہے) اور قصد ان اوقات میں نماز پڑھنا منع ہے۔

وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

محدث فتویٰ کمیٹی